باب 5

پاکستان اور بین الاقوامی امور
(PAKISTAN AND INTERNATIONAL AFFAIRS)

حاصلاتِ تعلّم

اس باب کے مطالعہ کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ وہ:

-1 کسی بھی ملک کے لیے خارجہ پالیسی کی اہمیت کو سمجھ سکیں، پاکستان کی خارجہ پالیسی کو اس کی ضرورت اور راہنما اصولوں اور مقاصد کی پاسداری کے حوالے سے جانچ سکیں۔

-2 ہمسایہ ممالک کے حوالے سے پاکستان کی جغرافیائی سیاسی اہمیت کا تجزیہ کر سکیں۔

-3 خطے کے ہمسایہ ممالک کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات، اس کے اثرات اور مستقبل کے تعلقات کے امکانات کا تنقیدی جائزہ لے سکیں۔

-4 اقوام متحدہ کی اہمیت، اس کے بنیادی ادارے اور ان کے اہداف، عالمی امن کی کوششوں میں اس کی شمولیت اور مختلف عالمی امن کی سرگرمیوں میں خاص طور پر قدرتی آفات کے موقع پر اقوامِ متحدہ میں پاکستان کے تعاون کا جائزہ لے سکیں۔

-5 دوسرے ممالک کے ساتھ پاکستان کے تعلقات کے حوالے سے پاکستان کے سارک ممالک، او آئی سی ممالک، برطانیہ اور دولتِ مشترکہ کے ممالک کے ساتھ خارجہ تعلقات کا جائزہ لے سکیں، او آئی سی سمیت تمام پلیٹ فارمز پر مسلم دنیا کے مسائل کو اجاگر کرنے کے لیے پاکستان کی کوششوں کو بیان کر سکیں۔

-6 کشمیر، افغانستان اور فلسطین کے بحران کے حل میں اقوامِ متحدہ کو درپیش مشکلات کا تجزیہ کر سکیں۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی (Foreign Policy of Pakistan)

خارجہ پالیسی سے مراد کسی ملک کی دوسرے ممالک کے ساتھ تعلقات کی حکمت عملی ہے۔ اس سے مراد وہ رویّہ ہے جس کے تحت کوئی ملک اپنے قومی مفادات کے تحفظ کی خاطر دیگر ریاستوں کے ساتھ تعلقات قائم کرتا ہے۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کی اہمیت (Importance of Foreign Policy of Pakistan)

پاکستان کی خارجہ پالیسی اس کی قومی سلامتی، اقتصادی ترقی اور بین الاقوامی حیثیت کے لیے اہم ہے۔ یہ عالمی تناظر میں اپنے مفادات کا تحفظ کرتے ہوئے امن، استحکام اور خوشحالی کو فروغ دینے کے لیے ضروری ہے۔ ذیل میں پاکستان کی خارجہ پالیسی کی اہمیت بیان کی گئی ہے:

(i) علاقائی استحکام (Regional Stability)

پاکستان کی خارجہ پالیسی علاقائی استحکام کو برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ خاص طور پر چین، ایران سمیت دیگر ہمسایہ ممالک کے ساتھ مضبوط علاقائی تعلقات کو فروغ دینے سے پاکستان کے لیے تجارتی اور اقتصادی مواقع میں اضافہ ہوگا۔

(ii) مضبوط دفاع (Strong Defense)

پاکستان کی خارجہ پالیسی اپنے مضبوط دفاع کو یقینی بنانے کے لیے ضروری فوجی ساز و سامان کے حصول، اتحاد بنانے اور پاکستان کی خود مختاری کو لاحق ممکنہ خطرات کو روکنے میں مدد دیتی ہے۔

www.ilmkidunya.com

(iii) تجارت اور سرمایہ کاری (Trade and Investment)

مؤثر خارجہ پالیسی کے اقدامات غیر ملکی سرمایہ کاری کو راغب کر سکتے ہیں۔ تجارتی معاہدوں کو آسان بنا سکتے ہیں نیز پاکستانی اشیا اور خدمات کے لیے نئی منڈیاں کھول سکتے ہیں۔

(iv) اقتصادی سفارت کاری (Economic Diplomacy)

اقتصادی سفارت کاری کے ذریعے پاکستان کو سازگار تجارتی مواقع حاصل کرنے، ملازمتیں پیدا کرنے، لوگوں کے معیارِ زندگی بلند کرنے اور اپنے اقتصادی مفادات کو فروغ دینے میں مدد مل سکتی ہے۔

(v) مثبت تاثر (Positive Image)

اپنا مثبت تاثر پیش کرنے کے لیے پاکستان اپنی خارجہ پالیسی کو ایک ترقی پسند، اعتدال پسند اور پُرامن قوم کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

خارجہ پالیسی کے راہنما اصول (Guiding Principles of Foreign Policy)

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے راہنما اصول درج ذیل ہیں۔

1- بین الاقوامی سطح پر تسلیم شدہ اصولوں کو فروغ دینا۔ 2- تمام ریاستوں کی خودمختاری کا احترام کرنا۔ 3- تنازعات کا پرامن حل۔

4- علاقائی سالمیت کا احترام کرنا۔ 5- دوسری ریاستوں کے اندرونی معاملات میں عدم مداخلت اور عدم جارحیت۔

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مقاصد (Objectives of Pakistan's Foreign Policy)

پاکستان کی خارجہ پالیسی کے اہم مقاصد درج ذیل ہیں:

(i) نظریۂ پاکستان کا تحفظ (Protection of Pakistan's Ideology)

خارجہ پالیسی میں نظریۂ پاکستان کے تحفظ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستان اسلامی نظریے کی بنیاد پر قائم ہونے والا دنیا کا واحد اسلامی ملک ہے۔ خارجہ پالیسی کے ذریعے برادر اسلامی ممالک کے ساتھ قریبی تعاون کو فروغ دینے کے لیے معاہدات کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ معاشی، سیاسی اور ثقافتی سرگرمیوں کو بھی فروغ دیا جاتا ہے۔

(ii) قومی تحفظ اور سلامتی (Protection of National Integerity)

پاکستان کی خارجہ پالیسی کا بنیادی مقصد قومی سلامتی کا تحفظ ہے اس لیے قومی مفادات کا تقاضا ہے کہ پاکستان کے اقتدارِ اعلیٰ اور جغرافیائی و نظریاتی حدود کا تحفظ کیا جائے۔ قومی سلامتی کے خلاف اُٹھنے والے ہر قدم کو روکا جائے اور ملکی سلامتی کو یقینی بنایا جائے۔ قومی سلامتی کے تحفظ اور بقا کی خاطر اندرونی طور پر ملک میں یکجہتی اور استحکام کے ساتھ ساتھ بیرونی دنیا کے ساتھ قریبی تعاون کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

(iii) ثقافت کا فروغ (Cultural Promotion)

پاکستانی ثقافت اسلامی اقدار کی آئینہ دار ہے۔ ہماری ثقافت میں رواداری، احترامِ انسانیت، بہادری، عزّت، حیا اور چادر اور چار دیواری کا تحفظ جیسی اقدار نمایاں ہیں۔ پاکستان کو اپنی خارجہ پالیسی کے ذریعے ایسے ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات اُستوار کرنے ہیں جن کے ذریعے پاکستانی ثقافت نہ صرف محفوظ رہے بلکہ اُسے فروغ بھی حاصل ہو۔ اس مقصد کے حصول کے لیے مختلف ممالک کے ساتھ ثقافتی وفود کے تبادلے عمل میں لائے جاتے ہیں۔

www.ilmkidunya.com

(iv) معاشی ترقی (Economic Development)

معاشی تعاون کو ترجیح دینا بھی پاکستان کی خارجہ پالیسی کا ایک اہم مقصد ہے۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی اور معاشی ترقی کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ معاشی ترقی کے لیے معاشی سرگرمیوں کو فروغ دینا ضروری ہے۔ پاکستان تمام اقوام خصوصاً بڑی طاقتوں، اسلامی ممالک اور پڑوسی ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات کو فروغ دینے کا ہمیشہ خواہاں ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے پاکستان اپنی زراعت اور صنعت کو ترقی دے کر ملکی معیشت کو مستحکم بنا سکتا ہے۔

پڑوسی ممالک کے حوالے سے پاکستان کی جغرافیائی اور سیاسی اہمیت

(Geo-Political Importance of Pakistan with Reference to its Neighbouring Countries)

پاکستان جنوبی ایشیا میں جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے اہم مقام رکھتا ہے۔ پاکستان کے زمینی اور سمندری راستے انتہائی اہم ہیں۔ اس کی زمینی سرحدیں اسے چین، بھارت، ایران اور افغانستان سے جوڑتی ہیں۔ بحیرۂ عرب پر پاکستان کی ساحلی پٹی اہم سمندری راستوں اور سمندری تجارت تک رسائی فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ پاکستان کی زمینی سرحدیں جنوبی ایشیا، وسطی ایشیا اور مشرق وسطیٰ کے ممالک کے درمیان ایک مؤثر پل (Bridge) کا کام کرتی ہیں۔ پڑوسیوں کے ساتھ پاکستان کے تعلقات علاقائی استحکام اور سلامتی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ تعلقات انسداد دہشت گردی کی کوششوں سے لے کر معاشی ترقی تک ہر چیز کو متاثر کرتے ہیں۔

خطے کے پڑوسی ممالک کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات، اثرات اور مستقبل کے تعلقات کے امکانات

(Diplomatic Ties of Pakistan with Neighbouring Countries in the Region, Impacts and Prospects for Future Relations)

سفارتی تعلقات دو یا دو سے زیادہ ممالک کے درمیان رسمی تعلقات (Formal Relationships) اور تعاون کو کہتے ہیں۔ یہ تعلقات پُرامن اور نتیجہ خیز بین الاقوامی تعلقات کو برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہیں۔ سفارتی تعلقات ممالک کے مابین سفارت خانوں، قونصل خانوں اور دیگر سفارتی مشنوں (Diplomatic Missions) کے ذریعے قائم کیے جاتے ہیں جو حکومتوں کے درمیان براہ راست رابطے اور تعاون کا کام کرتے ہیں۔ سفارتی تعلقات مختلف شعبوں میں تعاون کو فروغ دیتے ہیں جس میں تجارت، سلامتی، ماحولیاتی تحفظ، ثقافتی تبادلے اور عالمی استحکام وغیرہ شامل ہیں۔ ذیل میں خطے کے پڑوسی ہمسایہ ممالک کے ساتھ پاکستان کے سفارتی تعلقات کا جائزہ پیش کیا جا رہا ہے:

پاکستان کے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات (Diplomatic Ties of Pakistan with India)

پاکستان اور بھارت کے درمیان سفارتی تعلقات اکثر کشیدگی اور تنازعات کا شکار رہے ہیں۔ اپنی آزادی کے فوراً بعد سفارتی تعلقات قائم کرنے کے باوجود دونوں ممالک کئی جنگیں لڑ چکے ہیں جن کی بنیادی وجہ مسئلہ کشمیر ہے۔ چوں کہ پاکستان کا وجود برصغیر پاک و ہند سے اُبھرا ہے، اس لیے بھارت کے ساتھ پاکستان کی تاریخ، جغرافیہ اور ثقافت کے بہت سے پہلو مشترک ہیں۔ پاکستان اور بھارت کے تعلقات کے اہم پہلو ذیل میں بیان کیے گئے ہیں۔

(i) تاریخی تناظر (Historical Context)

تاریخی تناظر کو دیکھا جائے تو 1947ء میں برصغیر کی تقسیم اور اس کے نتیجے میں شاہی ریاستوں بالخصوص کشمیر کے تنازع نے دونوں ممالک کے درمیان کشیدہ تعلقات کی بنیاد ڈالی۔ کشمیر ایک غیر حل شدہ علاقائی اور عالمی تنازع ہے جو دونوں ممالک کے درمیان تناؤ کا مرکزی سبب ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناح رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کے بقول، کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے۔ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا یہ تعلقات مضبوط بنیادوں پر خوش گوار فضا میں قائم نہیں ہو سکتے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

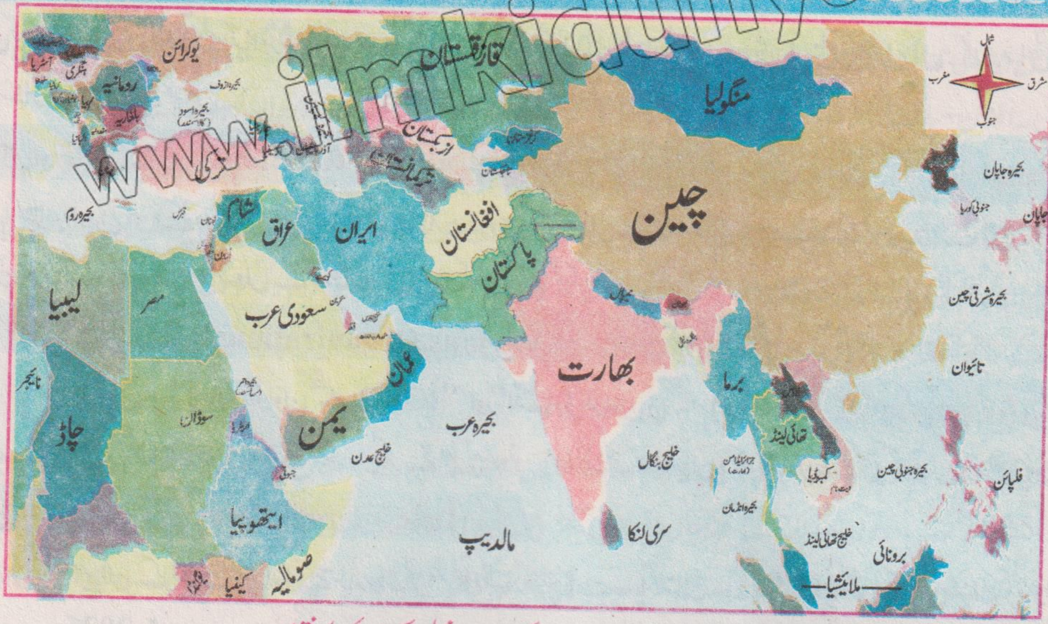

پاکستان اور خطے کے ممالک کا نقشہ

(ii) متعدد جنگیں (Multiple Wars)

پاکستان اور بھارت کئی جنگیں لڑ چکے ہیں۔ دونوں ممالک ایک دوسرے کو خطرہ سمجھتے ہیں جس کے نتیجے میں ہتھیاروں کی دوڑ اور فوجی کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ 2025ء میں بھارت کے آپریشن سندور کے جواب میں پاکستان نے آپریشن "بنیان المرصوص" شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ کی مدد، پاکستانی قوم اور افواج کے عزم و استقلال سے اس میں کامیابی ملی جس کو پوری دنیا نے تسلیم کیا۔

(iii) بھارت کے اقدامات (India's Actions)

بھارت کے اقدامات، جیسے اگست 2019ء میں جموں و کشمیر میں آرٹیکل 370 کو منسوخ کرنے اور حالیہ کشیدگی میں بھارت کی جانب سے پاکستان کے بطور پسندیدہ ترین ملک (Most Favoured Nation) کا درجہ مسترد کرنے، سندھ طاس معاہدے کی معطلی اور بھارت کے پاکستان پر میزائل حملوں نے تعلقات کو مزید خراب کر دیا ہے۔

(iv) کرتارپور راہداری (Kartarpur Corridor)

2019ء میں کرتارپور راہداری کا افتتاح، ہندوستانی سکھوں کو پاکستان میں ایک مقدس عبادت گاہ تک ویزہ کے بغیر رسائی کی اجازت دینا، تعاون اور امید کی ایک نادر مثال ہے۔

(v) سفارتی نمائندگی (Diplomatic Representation)

دونوں ممالک ایک دوسرے کے دارالحکومتوں میں ہائی کمیشن قائم کرتے ہیں لیکن حالیہ کشیدگی سے سفارتی نمائندگی متاثر ہوئی ہے۔

(vi) مستقبل کے تعلقات کے امکانات (Prospects for Future Relations)

مسلسل تناؤ اور تنازعات کی تاریخ کے حوالے سے پاکستان اور بھارت کے تعلقات کا مستقبل غیر یقینی اور پیچیدہ ہے۔ اختلافات کی وجہ سے تجارتی تعلقات بھی دباؤ کا شکار ہیں۔ جب تک کشمیر سمیت دیگر مسائل حل نہیں ہوتے دونوں ممالک کے درمیان تعلقات خوش گوار نہیں ہو سکتے۔

پاکستان کے ایران کے ساتھ سفارتی تعلقات (Diplomatic Ties of Pakistan with Iran)

(i) خوش گوار اور مضبوط سفارتی تعلقات (Pleasant and Strong Diplomatic Relations)

ایران پاکستان کا برادر اسلامی ہمسایہ ملک ہے جس کے ساتھ مشترکہ سرحد کی لمبائی قریباً 909 کلومیٹر ہے۔ ایران پہلا ملک تھا جس نے

پاکستان کو آزادی کے فوراً بعد تسلیم کیا اور شاہ ایران نے پاکستان کا دورہ کیا۔ اس طرح ابتدا سے ہی پاکستان اور ایران کے درمیان خوش گوار اور مضبوط سفارتی تعلقات قائم ہیں۔

(ii) مذہبی اور ثقافتی تعلقات (Religious and Cultural Relations)

پاکستان اور ایران کے درمیان مذہبی اور ثقافتی تعلقات دونوں ریاستوں کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لاتے ہیں۔ دونوں ممالک کے مابین ہونے والے مختلف معاہدوں نے تعلقات کی اہمیت کو مزید اُجاگر کیا ہے۔

(iii) مختلف تنظیموں کے رکن (Member of Various Organizations)

پاکستان اور ایران "اسلامی تعاون تنظیم (OIC)" اور "اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO)" کے بھی رکن ہیں۔ دونوں ممالک ایک دوسرے سے معاشی، عسکری اور سیاسی نوعیت کا تعاون کرتے ہیں۔ دونوں ممالک کے درمیان باہمی تعاون کے کئی سمجھوتوں پر دستخط ہو چکے ہیں۔

(iv) ایران-اسرائیل جنگ (Iran - Israel War)

اسرائیل ایران کے خلاف کئی بار اپنے جارحانہ عزائم کا اظہار کر چکا ہے۔ پاکستان نے ہمیشہ اسرائیل کے ان عزائم کی حوصلہ شکنی اور مذمت کی ہے۔ 2025ء میں ایران، اسرائیل جنگ میں پاکستان نے ایران کی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔

(v) تجارت میں اضافہ (Increase in Trade)

اسمگلنگ اور بارٹر ٹریڈ جیسے چیلنجوں کے باوجود دونوں ممالک کے درمیان تجارت کو بڑھانے کے لیے کوششیں جاری ہیں۔ مزید یہ کہ سکیورٹی خدشات کو دور کرنے اور تجارت کو آسان بنانے کے لیے بارڈر کے انتظام کی حکمت عملی پر کام ہو رہا ہے۔

(vi) مستقبل کے تعلقات کے امکانات (Prospects for Future Relations)

یہ دونوں برادر ممالک ایک دوسرے کے ساتھ تعاون میں مزید اضافہ کر کے ایک دوسرے کے لیے اور اقوامِ عالم کے لیے زیادہ مفید کردار ادا کر سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دونوں ریاستوں کے معاشی، جغرافیائی، فنی، صنعتی اور انسانی وسائل سے متعلق تعاون کو باہم فروغ دیا جائے تاکہ مستقبل میں تعلقات مزید مضبوط ہوں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اسلامی جمہوریہ ایران کا سرکاری مذہب اسلام اور قومی زبان فارسی ہے، اس کی کرنسی کو ایرانی ریال کہتے ہیں۔ ایران کا دارالحکومت تہران ہے۔ یہ دنیا کی قدیم ترین تہذیبوں میں سے ایک ہے۔ تیل کے عظیم ذخائر کی بدولت اس کو بین الاقوامی سیاست میں اہم مقام حاصل ہے۔

پاکستان کے افغانستان کے ساتھ سفارتی تعلقات (Diplomatic Ties of Pakistan with Afghanistan)

(i) سفارتی تعلقات کی ابتدا (Beginning of Diplomatic Relations)

قیام پاکستان کے بعد افغانستان نے پاکستان کو 1948ء میں تسلیم کیا اور یوں سفارتی تعلقات کی ابتدا ہوئی۔

(ii) مشترکہ سرحد (Common Border)

افغانستان کی پاکستان کے ساتھ طویل مشترکہ سرحد ہے جس کی لمبائی تقریباً 2611 کلومیٹر ہے۔ اسے ڈیورنڈ لائن کا نام دیا گیا ہے۔ حکومتی سطح پر پاکستان اور افغانستان کے تعلقات میں کئی اُتار چڑھاؤ آتے رہے ہیں۔

(iii) پاکستان کی بندرگاہوں کا استعمال (Use of Pakistan's Ports)

افغانستان چاروں طرف سے خشکی سے گھرا ہوا ملک ہے جس کا کوئی سمندر نہیں۔ اسی لیے اس کی سمندری تجارت پاکستان کے ذریعے

www.ilmkidunya.com

ہوتی ہے۔ وسطی ایشیائی ممالک کے لیے افغانستان بہت اہم ہے کیوں کہ ان ممالک کو افغانستان سے گزر کر پاکستان کی بندر گاہیں استعمال کرنا پڑتی ہیں۔ افغان۔ پاک ٹرانزٹ ٹریڈ ایگریمنٹ (APTTA) کا مقصد دو طرفہ تجارت اور روابط کو بڑھانا ہے۔

(iv) امریکا کا افغانستان پر حملہ (US Attack on Afghanistan)

11 ستمبر 2001ء میں امریکا میں ہونے والی دہشت گردی کے واقعات کے بعد امریکا نے افغانستان پر حملہ کر دیا اور افغانستان میں طالبان کی حکومت کو ختم کر دیا۔ 2021ء میں امریکا کے انخلاء کے بعد افغانستان میں طالبان کی دوبارہ حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اس حکومت کے پاکستان کے ساتھ تعلقات ناخوش گوار ہیں جس کی سب بڑی وجہ پاکستان کے اندر دہشتگردی کی پشت پناہی ہے۔

(v) دہشت گردی (Terrorism)

پاکستان کا موقف رہا ہے کہ عسکریت پسند گروہ اور فتنہ الہندوستان، افغانستان سے پاکستان کے اندر دہشتگردی کی کارروائیاں کرتے ہیں۔ اکتوبر 2025ء میں دونوں ممالک کے درمیان سرحدی جھڑپیں شروع ہوئیں جو کہ قطر اور ترکیہ کی ثالثی میں ختم ہوئیں۔ مستقل جنگ بندی اور امن کے لیے پاکستان کا صرف ایک ہی موقف ہے کہ افغانستان کی سرزمین پاکستان میں دہشتگردی کے لیے استعمال نہ ہو۔

(vi) مستقبل کے تعلقات کے امکانات (Prospects for Future Relations)

پاکستان افغانستان کی موجودہ حکومت کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے کے لیے کوشاں ہے۔ تاہم پاکستان اور افغانستان کے درمیان قریبی تعاون، علاقائی استحکام اور خوشحالی کا انحصار اس بات پر ہے کہ افغان عبوری حکومت اپنی سرزمین پاکستان کے خلاف دہشت گردی کی کارروائیوں کے لیے استعمال نہ ہونے دے۔

پاکستان کے چین کے ساتھ سفارتی تعلقات (Diplomatic Ties of Pakistan with China)

(i) مضبوط اور پائیدار سفارتی تعلقات (Strong and Long Lasting Diplomatic Relations)

پاکستان اور چین کے درمیان مضبوط اور پائیدار سفارتی تعلقات ہیں۔ پاکستان چین دوستی بین الاقوامی تعلقات میں مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ 1949ء میں چین کے قیام کے بعد پاکستان نے اسے آزاد اور خود مختار ملک کی حیثیت سے تسلیم کیا۔ دونوں ممالک کی مشترکہ سرحد کی لمبائی قریباً 599 کلومیٹر ہے۔

(ii) پاکستان، بھارت جنگوں میں چین کا تعاون (China's Cooperation in the Wars Between Pakistan and India)

ابتدا سے ہی پاکستان اور چین کے تعلقات خوش گوار اور تعمیری رہے ہیں۔ پاکستان کی تعمیر و ترقی میں چین نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان ہونے والی جنگوں میں چین نے ہمیشہ پاکستان کا ساتھ دیا۔ پاکستان، بھارت جنگ 2025ء/ آپریشن ''بنیان المرصوص'' میں چین نے پاکستان کی مکمل حمایت اور تعاون کیا۔

(iii) عالمی سطح پر مشکلات (Global Challenges)

چین کو اپنے ابتدائی دور میں عالمی سطح پر مشکلات کا سامنا تھا۔ اس دور میں پاکستان نے چین کا ساتھ دیا۔ عالمی اداروں کی رکنیت حاصل کرنے کے لیے بھی پاکستان نے چین کی کھلے دل سے معاونت کی جب کہ دوسری طرف امریکا اور یورپی ریاستیں چین کی کھلی مخالفت کر رہی تھیں۔

(iv) پاکستان کی قومی تعمیر میں چین کا کردار (China's Role in Pakistan's Nation-Building)

چین نے پاکستان کی صنعتی اور معاشی ترقی میں بہت فعال اور مؤثر کردار ادا کیا ہے۔ چین نے پاکستان میں ٹینک سازی او

طیارہ سازی میں بھرپور مدد کی جس کی وجہ سے پاکستان کی اسلحہ سازی کی صنعت نے بہت ترقی کی۔ اس کے علاوہ چین، پاکستان کے مختلف دفاعی منصوبہ جات میں بھی بھرپور مدد کر رہا ہے۔

(v) چین پاکستان اقتصادی راہداری (China-Pakistan Economic Corridor-CPEC)

موجودہ دور میں چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔ یہ تجارتی منصوبہ ہے جس کا مقصد چین کے علاقے سنکیانگ سے پاکستان کی گوادر بندرگاہ، ریلوے اور موٹروے کے ذریعے تیل، گیس اور دیگر تجارتی اشیا کی کم وقت میں ترسیل ہے۔ اقتصادی راہداری دونوں ممالک کے تعلقات میں مرکزی اہمیت کی حامل تصوّر کی جاتی ہے۔

(vi) مستقبل کے تعلقات کے امکانات (Prospects for Future Relations)

چین پاکستان اقتصادی راہداری (CPEC) منصوبہ پاکستان کے مختلف خطوں کو باہمی طور پر منسلک کر کے مستقبل میں ترقی و خوش حالی کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرے گا۔ پاکستان کی معیشت پر اس کے مثبت اثرات کی توقع کی جا رہی ہے۔ مستقبل کی ضروریات کے پیشِ نظر سی پیک (CPEC) کے تحت توانائی، سڑکوں، ریل، صنعت اور سیاحت وغیرہ کے شعبوں کو ترقی ملے گی۔ ملک میں کاروباری سرگرمیاں تیز، معیشت مستحکم اور روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔ ملکی معیشت کے مختلف شعبوں میں ترقی کے لیے چین کے تجربات سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

عوامی جمہوریہ چین آبادی کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہر سال یکم اکتوبر کو چینی باشندے اپنا یومِ آزادی قومی جوش و جذبے اور وقار سے مناتے ہیں۔ چین کا دارالحکومت بیجنگ (Beijing) اور اس کی کرنسی کا نام یوآن (Yuan) ہے۔ پاک چین دوستی کی بہت بڑی علامت شاہراہِ قراقرم ہے۔ یہ شاہراہِ ریشم کے نام سے بھی جانی جاتی ہے۔ اس سڑک کے ذریعے دونوں ممالک باہم تجارت اور آمدورفت کرتے ہیں۔

اقوامِ متحدہ (United Nations)

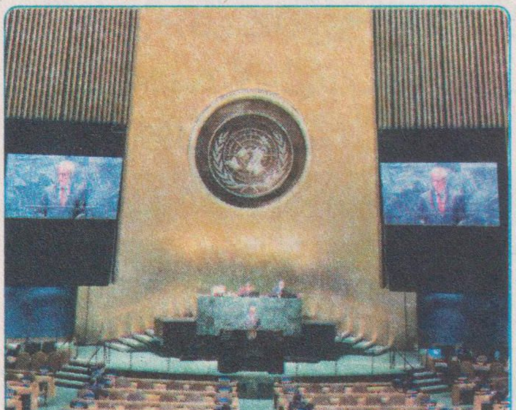
اقوام متحدہ (جنرل اسمبلی)

پہلی جنگ عظیم کے خاتمہ پر 1919ء میں انجمن اقوام (League of Nations) قائم کی گئی لیکن دوسری جنگ عظیم کی وجہ سے یہ ادارہ ختم ہو گیا۔ جنگ کے بعد تباہی کو دیکھتے ہوئے دنیا بھر کی انسانی برادری نے آئندہ جنگوں کی روک تھام اور باہمی تعاون کے فروغ کے لیے ایک نئے ادارے کی تخلیق کو ضروری سمجھا اور 1945ء میں امریکا کے شہر سان فرانسسکو میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی اور اقوامِ متحدہ (United Nations) بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ پچاس ریاستوں کے نمائندوں نے 25 جون 1945ء کو اقوامِ متحدہ کے چارٹر کی منظوری دی اور یہ ادارہ 24 اکتوبر 1945ء کو وجود میں آ گیا۔ اس کا صدر مقام نیویارک میں ہے۔

اقوامِ متحدہ کی اہمیت (Importance of United Nations)

اقوامِ متحدہ کا ادارہ بہت اہمیت کا حامل ہے۔

1- یہ امن و سلامتی، ترقی اور انسانی حقوق کی حفاظت کے لیے کام کرتا ہے۔
2- یہ دنیا میں تنازعات کی روک تھام اور امن قائم کرنے کے لیے کوششیں کرتا ہے۔
3- اقوامِ متحدہ کا ادارہ بیماریوں کی روک تھام کے لیے کام کرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

4- یہ صنفی مساوات کو فروغ دینے اور آگاہی پیدا کرنے کے لیے مختلف سرگرمیوں کا اہتمام کرتا ہے۔

5- یہ تخفیف اسلحہ، دہشت گردی اور انتہا پسندی سے نمٹنے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

6- یہ ادارہ اقوام کے درمیان دوستانہ تعلقات کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

7- یہ بین الاقوامی قانون کی پاسداری کے لیے اپنا کردار ادا کرتا ہے۔

اقوام متحدہ کے بنیادی ادارے (Basic Organs of the United Nations)

اقوامِ متحدہ کے مندرجہ ذیل چھے بنیادی ادارے ہیں:

1- جنرل اسمبلی
2- سلامتی کونسل
3- تولیتی کونسل
4- معاشی و معاشرتی کونسل
5- بین الاقوامی عدالت انصاف
6- سیکرٹریٹ

1- جنرل اسمبلی (General Assembly)

جنرل اسمبلی اقوامِ متحدہ کا سب سے بڑا ادارہ ہے۔ تمام رکن ممالک کے نمائندے جنرل اسمبلی کے اجلاس میں شریک ہوتے ہیں۔ اس کا اجلاس ہر سال ستمبر کے مہینے میں منعقد ہوتا ہے۔ یہ درج ذیل فرائض سرانجام دیتا ہے:

- سلامتی کونسل کے دس غیر مستقل ارکان کا انتخاب
- سیکرٹری جنرل اور دیگر اعلیٰ عہدیداروں کے چناؤ کی منظوری
- معاشی اور معاشرتی کونسل کے ارکان کا انتخاب
- نئی ریاستوں کو رکنیت دینا اور کسی ریاست کی رکنیت کو ختم کرنا
- بجٹ کی منظوری
- اقوامِ متحدہ کے تحت کیے گئے تمام معاہدوں کی توثیق
- دنیا بھر میں امن کے قیام کے لیے اقدامات

2- سلامتی کونسل (Security Council)

یہ اقوامِ متحدہ کا دوسرا اور بہت اہم ادارہ ہے۔ یہ ادارہ اقوامِ متحدہ کی انتظامیہ شمار ہوتی ہے۔ سلامتی کونسل کے کُل ارکان کی تعداد 15 ہے۔ ان میں سے 5 مستقل ارکان امریکا، روس، برطانیہ، فرانس اور عوامی جمہوریہ چین ہیں۔ سلامتی کونسل کے فیصلے پندرہ میں سے کم از کم نو ارکان کی رائے کے مطابق طے پاتے ہیں لیکن ضروری ہے کہ ان 9 ارکان میں پانچوں مستقل ارکان بھی شامل ہوں۔ اگر کوئی ایک مستقل رکن منفی رائے دے دے تو معاملہ طے نہیں پا سکتا۔ مستقل ارکان کے اس اختیار کو "ویٹو (Veto)" کا نام دیا گیا ہے۔ امن و امان کا قیام، بین الاقوامی تنازعات کا حل، نئے ممالک کی رکنیت اور اس کے خاتمے کی سفارش، بین الاقوامی عدالتِ انصاف کے ججوں کا چناؤ اور جنرل سیکرٹری کے چناؤ کی سفارشات جنرل اسمبلی کو بھیجنا اس کے اہم فرائض میں شامل ہے۔

3- تولیتی کونسل (Trusteeship Council)

اقوامِ متحدہ کے اس ادارے نے دوسری جنگِ عظیم کے بعد تباہ حال قوموں کی حالت بہتر بنانے کے لیے انتظام کیا تاکہ وہ ان علاقوں کے عوام کی ثقافتی، تعلیمی، اقتصادی، سماجی اور دیگر ضرورتوں کی تکمیل بطور نگران کرے اور یہ نگرانی اس وقت تک رہے گی جب تک کہ یہ قومیں آزادی حاصل کرنے کے قابل نہیں ہو جاتیں۔ اب یہ ادارہ اپنی افادیت کھو چکا ہے۔

4- معاشی و معاشرتی کونسل (Economic and Social Council)

اس کونسل کے کل ارکان کی تعداد 54 ہے۔ ان کا چناؤ اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل مل کر کرتی ہیں۔ ہر رکن کی میعاد

www.ilmkidunya.com

تین سال ہے۔ معاشی و معاشرتی کونسل درج ذیل فرائض انجام دیتی ہے:

i- دنیا بھر کے عوام کے حقوق کی فراہمی۔ ii- انسانوں کے معیارِ زندگی کو بلند کرنا اور معاشی و معاشرتی ترقی کی کوشش کرنا۔

iii- بین الاقوامی سطح پر تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی شعبوں میں تعاون کی فضا پیدا کرنا۔

iv- بے روزگاری، غربت اور بیماری کو دور کرنے کے لیے منصوبہ بندی کرنا۔

5- بین الاقوامی عدالتِ انصاف (International Court of Justice)

اقوامِ متحدہ میں بین الاقوامی عدالتِ انصاف ایک اہم ادارہ ہے۔ عدالت کے ججوں کی کل تعداد 15 ہے جو مختلف ممالک سے تعلق رکھتے ہیں اور اُن کا چناؤ 9 سالہ مدت کے لیے جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل مل کر کرتی ہیں۔ ریاستوں کے مابین تنازعات کا حل کرانا، اقوامِ متحدہ کے منشور میں شامل تمام موضوعات پر مقدمات کی سماعت کرنا، بین الاقوامی قوانین کی تشریح و توضیح کرنا اور اقوامِ متحدہ کے مختلف اداروں کو قانونی مشورہ دینا اس کے فرائض میں شامل ہے۔

6- سیکرٹریٹ (Secretariat)

یہ اقوامِ متحدہ کا ریکارڈ آفس ہے اور نیویارک میں قائم ہے۔ سیکرٹریٹ کا سربراہ سیکرٹری جنرل کہلاتا ہے۔ اُس کی معاونت کے لیے کئی سیکرٹری بھی چنے جاتے ہیں۔ سیکرٹری جنرل کو جنرل اسمبلی اور سلامتی کونسل پانچ سال کے لیے منتخب کرتی ہیں۔

سیکرٹریٹ کی ذمہ داریاں:

تمام اداروں کے اجلاسوں کی کارروائیاں محفوظ رکھنا، خط و کتابت کرنا اور ریکارڈ محفوظ رکھنا وغیرہ سیکرٹریٹ کی ذمہ داریاں ہیں۔

اقوامِ متحدہ اور پاکستان (United Nations and Pakistan)

☆ پاکستان اقوامِ متحدہ کا رکن ہے۔ اقوامِ متحدہ کا قیام 24-اکتوبر 1945ء کو عمل میں آیا۔ پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو اقوامِ متحدہ کی رکنیت حاصل کی اور اس کے ایک ذمہ دار رکن کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیے ہیں۔

☆ پاکستان اقوامِ متحدہ کے منشور پر کاربند رہتے ہوئے عالمی کردار ادا کرتا ہے۔ بھارت کے ساتھ پاکستان کی کئی جنگوں میں سلامتی کونسل اور اقوامِ متحدہ کے کردار کو پاکستان نے تو تسلیم کیا مگر بھارت نے نظر انداز کیا۔

☆ سلامتی کونسل نے 1949ء میں قرارداد منظور کی کہ کشمیر میں استصوابِ رائے کرایا جائے۔ کشمیریوں کو ان کی قسمت کا فیصلہ کرنے کا اختیار دیا جائے، مگر بھارت نے سلامتی کونسل کی قراردادوں کی پروا نہ کی۔ جب بھی اقوامِ متحدہ نے تقاضا کیا، پاکستان نے اپنی افواج کی خدمات ''امن فوج'' کے طور پر فراہم کی ہیں۔

☆ پاکستانی افواج نے خلیجی ریاستوں، بوسنیا، سوڈان، کانگو اور دنیا کی دیگر ریاستوں میں امن فوج کی حیثیت سے فرائض سرانجام دیے۔ افریقی ریاستوں میں جہاں حالات انتہائی سخت ہیں، پاکستانی افواج نے امن قائم کرنے میں اپنا کردار انتہائی مؤثر طور پر ادا کیا ہے۔ انھی خدمات کے اعتراف میں پاکستان کو کئی بار اقوامِ متحدہ کی مختلف کمیٹیوں کا سربراہ بھی بنایا جاتا رہا ہے۔

☆ پاکستان کو سلامتی کونسل کے غیر مستقل رکن کی حیثیت بھی حاصل رہی ہے۔ اقوامِ متحدہ میں پاکستان کا مستقل مندوب موجود ہوتا ہے جو اہم مسئلے پر اصولی مؤقف اختیار کرتے ہوئے پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے۔

☆ پاکستان نے مسئلہ فلسطین پر اقوامِ متحدہ میں خصوصی کردار ادا کیا ہے۔ فلسطینیوں پر ہونے والے مظالم کی جانب اقوامِ عالم کی توجہ دلائی ہے تاکہ مسئلہ فلسطین حل کر کے فلسطینی مسلمانوں کے لیے آزاد و خودمختار ریاست قائم کی جائے۔

www.ilmkidunya.com

پاکستان کے سارک ممالک کے ساتھ تعلقات
(Pakistan's Relations with SAARC Countries)

سارک (South Asian Association for Regional Cooperation-SAARC) جنوبی ایشیا کے ممالک کی تنظیم برائے علاقائی تعاون ہے۔اس کا قیام 1985ء میں عمل میں آیا۔اس تنظیم میں آٹھ ممالک، پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا، نیپال، مالدیپ، بھوٹان اور افغانستان شامل ہیں۔سارک تنظیم کے مقاصد درج ذیل ہیں:

i- ایک دوسرے کے مسائل کو سمجھنا اور باہمی اعتماد سازی کے لیے اقدامات کرنا۔

ii- جنوبی ایشیا کے ممالک کے درمیان اجتماعی خود انحصاری کو بڑھانا اور مضبوط کرنا۔رکن ممالک کے درمیان معاشی، ثقافتی، ٹیکنالوجی اور سائنسی میدان میں باہمی تعاون اور مدد کو فروغ دینا۔

iii- باہمی دل چسپی کے موضوعات پر بین الاقوامی سطح پر یکساں موقف اختیار کرنا۔بین الاقوامی اور علاقائی تعاون کی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا۔

پاک اور بھارت کے درمیان مسلسل تناؤ اور حل نہ ہونے والے مسائل کی وجہ سے سارک کی سرگرمیاں متاثر ہو رہی ہیں۔

پاکستان کے اسلامی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کے ساتھ تعلقات
(Pakistan's Relation with Organization of Islamic Cooperation-(OIC) Member Countries)

☆ 1969ء میں جب اسرائیلیوں نے مسجدِ اقصیٰ کو آگ لگائی تو دنیا بھر کے مسلمانوں میں غم و غصے کی لہر دوڑ گئی۔اس کے بعد مسلم ممالک کے نمائندے مراکش کے شہر رباط میں اکٹھے ہوئے۔اس اجلاس میں پاکستان نے اسلامی کانفرنس تنظیم (موجودہ اسلامی تعاون تنظیم) کی تشکیل کی تجویز پیش کی جس کی تمام اسلامی ممالک نے حمایت کی۔اس طرح 1969ء میں اسلامی کانفرنس تنظیم کا قیام عمل میں آیا۔اس کا صدر دفتر جدہ (سعودی عرب) میں ہے۔

☆ اسلامی تعاون تنظیم میں تمام اسلامی ریاستوں کو رکنیت حاصل ہے۔اس پلیٹ فارم پر عالمِ اسلام کو درپیش مسائل زیرِ بحث آتے ہیں اور ان مسائل کے حل کے لیے مشترکہ لائحہ عمل وضع کیا جاتا ہے۔

☆ پاکستان نے 1969ء سے تاحال اسلامی تعاون تنظیم کے تمام اجلاسوں میں شرکت کی۔اسلامی دنیا کے اتحاد اور مسلم ریاستوں کے مسائل کے حل کے لیے پاکستان نے نمایاں کردار ادا کیا۔

☆ پاکستان کے اسلامی تعاون تنظیم کے رکن ممالک سعودی عرب، ایران، ترکیہ، انڈونیشیا، ملائیشیا، لیبیا، مصر، شام، فلسطین، اُردن، الجزائر، مراکش، تیونس، نائیجیریا، عراق، متحدہ عرب امارات، اومان، لبنان اور دیگر ممالک سے اچھے تعلقات قائم ہیں۔

☆ پاکستان نے ہمیشہ مسلمانوں کے حق میں اٹھنے والی تحریکوں کا ساتھ دیا ہے اور اپنے مؤقف پر کھل کر اقوامِ متحدہ میں بات کی ہے۔

☆ اسلامی ممالک نے مسئلہ کشمیر پر ہمیشہ پاکستانی مؤقف کی حمایت اور کشمیری مسلمانوں کے حقِ خود ارادیت کے لیے آواز اُٹھائی ہے۔

☆ پاکستان نے اسلامی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کے ساتھ مشترکہ منڈی بنانے کے لیے بھی کوششیں کی ہیں۔دنیا میں جہاں کہیں بھی

www.ilmkidunya.com

مسلمان آزادی کی جدوجہد کر رہے ہیں۔ ان تحریکوں کو پاکستان کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ تمام اسلامی ممالک کو دفاعی لحاظ سے مضبوط بنانے میں بھی پاکستان نے ہر ممکن مدد فراہم کی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

اقتصادی تعاون کی تنظیم (ECO) میں 10 ایشیائی ممالک پاکستان، ایران، ترکیہ، افغانستان، آذربائیجان، قازقستان، کرغزستان، تاجکستان، ترکمانستان اور ازبکستان شامل ہیں۔ اس تنظیم کا صدر دفتر ایران کے دارالحکومت تہران میں واقع ہے۔ اس تنظیم کا مقصد یورپی اتحاد (European Union) کی طرح اشیا اور خدمات کے لیے واحد مارکیٹ تشکیل دینا ہے۔

پاکستان اور برطانیہ کے تعلقات (Pakistan's and Britian Relations)

پاکستان اور برطانیہ کے درمیان تاریخی، سماجی اور اقتصادی روابط کی ایک طویل تاریخ ہے۔ نوآبادیاتی دور سے لے کر برطانیہ میں مقیم پاکستانی کمیونٹی تک دونوں ممالک کے درمیان وسیع تعلقات پائے جاتے ہیں۔ ان کے تعلقات کے اہم پہلو درج ذیل ہیں:

- ☆ برطانیہ پاکستان سے سالانہ تقریباً تین ارب ڈالر سے زائد مالیت کی ٹیکسٹائل، گارمنٹس، کھیلوں کا سامان، سرجیکل آلات، آم، چاول اور چمڑا درآمد کرتا ہے۔ دوسری طرف پاکستان بھی برطانیہ سے مشینری، کیمیکلز، فارماسیوٹیکل مصنوعات اور تعلیمی و پیشہ ورانہ خدمات درآمد کرتا ہے۔
- ☆ برطانیہ میں تقریباً 16 لاکھ سے زائد پاکستانی مقیم ہیں۔ یہ پاکستانی مضبوط روابط اور ثقافتی تبادلے کو فروغ دیتے ہیں۔ سالانہ اربوں ڈالر کی ترسیلاتِ زر بھی پاکستان بھیجتے ہیں۔
- ☆ برطانیہ دولتِ مشترکہ ریاستوں کی تنظیم کے ذریعے پاکستان کو مالی و فوجی امداد فراہم کرتا ہے۔
- ☆ برطانیہ اور پاکستان تعلیمی اقدامات پر تعاون کرتے ہیں، جیسا کہ پاک-یوکے ایجوکیشن گیٹ وے (Pak-UK Education Gateway) اور بین الاقوامی تعلیمی پروگرام وغیرہ۔

پاکستان کے دولتِ مشترکہ کے ممالک کے ساتھ تعلقات

(Pakistan's Relations with Commonwealth Countries)

دولتِ مشترکہ 56 ممالک کی ایک رضاکارانہ تنظیم ہے۔ پاکستان اس کا رُکن ہے۔ یہ برطانوی سلطنت سے تاریخی تعلقات رکھنے والی اقوام کا ایک گروپ ہے جو 1926ء میں تشکیل دیا گیا۔ پاکستان نے 1972ء میں دولتِ مشترکہ سے علیحدگی اختیار کی لیکن 1989ء میں دوبارہ اس تنظیم میں شمولیت اختیار کرلی۔ پاکستان کے برطانیہ، کینیڈا اور آسٹریلیا سمیت دولتِ مشترکہ کے متعدد ممالک کے ساتھ سفارتی، سیاسی، ثقافتی اور اقتصادی تعلقات ہیں جن کے اہم پہلو درج ذیل ہیں:

- ☆ یہ ممالک پاکستان کے اہم تجارتی شراکت دار ہیں اور پاکستان ان ممالک سے سرمایہ کاری بھی کرتا ہے جن میں خاص طور پر برطانیہ سرفہرست ہے۔
- ☆ پاکستان دولتِ مشترکہ کے پلیٹ فارم کو اپنے سیاسی مقاصد کے حصول کے لیے بھی استعمال کرتا ہے۔
- ☆ پاکستان اور دولتِ مشترکہ ممالک کے درمیان ثقافتی تبادلے بھی ہوتے رہتے ہیں۔ طلبہ، اساتذہ اور فنکاروں کے تبادلے سے دونوں

www.ilmkidunya.com

طرف ثقافتی تعلقات کو فروغ ملتا ہے۔

☆ دولتِ مشترکہ تعلیم کے فروغ کے لیے مختلف پروگراموں اور منصوبوں میں پاکستان کی مدد کرتا ہے۔

☆ دولتِ مشترکہ کھیلوں کے فروغ کے لیے بھی سرگرم ہے اور اس نے پاکستان میں کھیلوں کے مقابلوں اور تربیت میں مدد کی ہے۔

کشمیر، افغانستان اور فلسطین کے بحران کے حل میں اقوامِ متحدہ کو درپیش مشکلات
(Difficulties Faced by UNO in Resolving the Crisis of Kashmir, Afghanistan, and Palestine)

اقوامِ متحدہ اس وقت اقوامِ عالم کا سب سے بڑا ادارہ ہے لیکن یہ ادارہ دنیا میں ہونے والے کئی اہم انسانی المیوں کو روکنے میں ناکام رہا ہے۔

1- مسئلہ کشمیر کو حل میں اقوامِ متحدہ کو درپیش مشکلات
(Problems Faced by UNO in Resolving Kashmir Issue)

☆ پیچیدہ سیاسی منظرنامے اور بھارت اور پاکستان کے سخت موقف کی وجہ سے مسئلہ کشمیر کو حل کرنے میں اقوامِ متحدہ کو مشکلات کا سامنا ہے۔ کشمیر پر اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کی قراردادیں زیادہ تر سفارشات ہیں، احکامات نہیں ہیں۔

☆ سلامتی کونسل نے اس کی قانونی بنیادوں کی چھان بین کیے بغیر اس مسئلے کو خالصتاً سیاسی تنازع سمجھا اور حل کے لیے کبھی سنجیدہ کوشش نہیں کی۔

☆ پاکستان اور بھارت کے درمیان جاری سفارتی تناؤ بھی مسئلہ کشمیر کے حل میں رکاوٹ ہے۔ بھارت کشمیر کو اپنا اٹوٹ انگ تصور کرتا ہے اور وہ کنٹرول چھوڑنے کے لیے تیار نہیں ہے جب کہ پاکستان کشمیری عوام کے حقِ خود ارادیت کی حمایت کرتا ہے۔

2- افغانستان کے بحران کو حل میں اقوامِ متحدہ کو درپیش مشکلات
(Problems Faced by UNO in Resolving Afghanistan Issue)

☆ افغانستان میں مسلسل جنگوں اور موسمیاتی مسائل کی وجہ سے لاکھوں افراد کو خوراک کی عدم فراہمی اور بے گھر ہونے کا سامنا ہے۔ اس بحران کو حل کرنے کے لیے اقوامِ متحدہ کی کوششوں کو کئی مسائل کا سامنا ہے۔ اس میں اقوامِ متحدہ کا سکڑتا ہوا امدادی بجٹ، بگڑتی ہوئی سکیورٹی صورتِ حال، مسلح گروہوں کی موجودگی اور جاری تنازعات کے علاوہ طالبان کی سخت پالیسیاں بھی اہم ہیں۔ یہ عوامل اقوامِ متحدہ کی طرف سے امداد پہنچانے، انسانی حقوق اور خطے میں استحکام کو فروغ دینے کی راہ میں رکاوٹ ہیں۔

3- مسئلہ فلسطین کے حل میں اقوامِ متحدہ کو درپیش مشکلات
(Problems Faced by UNO in Resolving Palestine Issue)

☆ اس وقت فلسطین میں جاری نسل کشی کا ایک بہت بڑا انسانی المیہ جنم لے چکا ہے لیکن اقوامِ متحدہ بے بس اور کوئی بھی کارروائی کرنے سے قاصر ہے۔ اس کی بنیادی وجہ اقوامِ متحدہ کی تشکیل میں بنیادی نقائص ہیں مثلاً سلامتی کے معاملات میں حتمی فیصلے کا اختیار سلامتی کونسل کو حاصل ہے۔ سلامتی کونسل کے پانچ مستقل ارکان کے پاس ویٹو پاور ہے جو اکثر اوقات عدل و انصاف کی بجائے اپنے ریاستی مفادات کی حفاظت کے لیے اس طاقت کو استعمال کرتے ہیں۔

☆ امریکا کی طرف سے اسرائیل کی سرپرستی اور ویٹو پاور کے استعمال کی وجہ سے مسئلہ فلسطین حل نہیں ہو سکا۔

☆ فلسطینی گروہوں کے مابین اتحاد نہ ہونا اور مختلف ممالک کے مفادات کے باعث مسئلہ فلسطین کے حل میں دشواریاں ہیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

-1 ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 24-اکتوبر 1944ء (ب) 14-اپریل 1945ء (ج) 24-اکتوبر 1945ء (د) 24-نومبر 1946ء

(ii) اسلامی تعاون تنظیم کی بنیاد 1969ء میں جس شہر میں رکھی گئی، وہ ہے:

(الف) تہران (ب) لاہور (ج) جدہ (د) رباط

(iii) عوامی جمہوریہ چین کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1947ء میں (ب) 1949ء میں (ج) 1951ء میں (د) 1953ء میں

(iv) پاکستان نے 30 ستمبر 1947ء کو جس ادارے کی رکنیت حاصل کی، وہ ہے:

(الف) او آئی سی (ب) ای سی او (ج) اقوامِ متحدہ (د) سارک

(v) پاکستان کو سب سے پہلے تسلیم کیا:

(الف) ایران نے (ب) چین نے (ج) افغانستان نے (د) امریکا نے

(vi) دولت مشترکہ کی تشکیل ہوئی:

(الف) 1916ء میں (ب) 1926ء میں (ج) 1937ء میں (د) 1947ء میں

(vii) پاکستان اور ایران کی مشترکہ سرحد ہے:

(الف) 2163 کلومیٹر (ب) 2611 کلومیٹر (ج) 909 کلومیٹر (د) 599 کلومیٹر

(viii) سارک تنظیم کا قیام عمل میں آیا:

(الف) 1980ء میں (ب) 1985ء میں (ج) 1990ء میں (د) 2005ء میں

-2 درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(i) سفارتی تعلقات کیا ہوتے ہیں؟

(ii) مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور بھارت کا موقف 3 سطروں میں واضح کریں۔

(iii) دولت مشترکہ سے کیا مراد ہے؟

(iv) خارجہ پالیسی کی تعریف کریں؟

(v) پاکستان کے بری اور بحری راستے کیوں اہم ہیں؟

(vi) ڈیورنڈ لائن کیا ہے؟

(vii) ایران کا مختصر تعارف بیان کریں۔

(viii) اقتصادی تعاون کی تنظیم کے رکن ممالک کے نام لکھیں۔

(ix) مسئلہ فلسطین کے حل میں اقوامِ متحدہ کو درپیش بنیادی رکاوٹ اور مشکل کیا ہے؟

(x) سارک تنظیم کے دو مقاصد تحریر کریں۔

(xi) برطانیہ کے ساتھ پاکستان کی درآمدات اور برآمدات کا ذکر کریں۔

(xii) سلامتی کونسل میں ویٹو سے کیا مراد ہے؟

(xiii) سارک ممالک کے نام لکھیں۔

(xiv) اقوامِ متحدہ کے ادارے کے قیام کے مقاصد واضح کریں۔

(xv) پاکستان میں اقوامِ متحدہ کے ماتحت امن فوج کی حیثیت سے کن ریاستوں میں فرائض انجام دیے؟

3- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(i) پاکستان کی خارجہ پالیسی کے بنیادی مقاصد اور اہمیت بیان کریں۔

(ii) پاکستان کے اسلامی تعاون تنظیم کے رکن ممالک کے ساتھ تعلقات کا احاطہ کریں۔

(iii) پاکستان کے چین کے ساتھ سفارتی تعلقات بیان کرتے ہوئے ان کی اہمیت واضح کریں۔

(iv) پاکستان کے بھارت کے ساتھ سفارتی تعلقات بیان کرتے ہوئے امن کے راستے میں رکاوٹ بننے والی مشکلات کا تجزیہ کریں۔

(v) اقوامِ متحدہ کے اداروں کا تعارف اور ذمہ داریاں بیان کریں۔

سرگرمیاں

- مسئلہ کشمیر پر ایک تقریری مقابلے کا اہتمام کریں۔
- مسلم ریاستوں کے جھنڈوں پر مشتمل چارٹ بنائیں اور کمرہ جماعت میں لگائیں۔

ہدایات برائے اساتذہ

- طلبہ کو اقوامِ متحدہ کے اہم فرائض اور اس کے ڈھانچے کے بارے میں معلومات دیں۔
- عالمی امن کے قیام میں پاکستان کا کردار اور پاکستان کی خارجہ پالیسی کی اہمیت وغیرہ پر ایک کوئز مقابلے کا اہتمام کریں۔

www.ilmkidunya.com